93160- فجر صادق کا وقت

سوال

فجر صادق معلوم کرنے کے طریقے کیا ہیں ؟
میں فجر صادق تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ مجھے اور میرے دوست واحباب کو سحری کا وقت ختم ہونے اور نماز کا وقت شروع ہونے کا علم ہوسکے، کیونکہ میں چائنہ میں رہائش پذیر ہوں، اوریہاں مسلمان انٹرنیٹ کے نظام اوقات پر اعتماد کرتے ہیں، لیکن اس میں انتہائی باریک بینی نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے وہ وقت شروع ہونے سے قبل ہی نماز فجر ادا کر لیتے ہیں، لیکن اگر میں اوقات کو صحیح طور پر ضبط نہ کرسکوں (کیونکہ جب اندھیرا چلا جاتا اور روشنی شروع ہوتی ہے تو یہ سحری ختم ہونے کا وقت مقرر کرتا ہوں) تو کیا ایسا کرنے میں میرے ذمہ کوئی گناہ ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی عبادت میں حق و صحیح طریقہ تلاش کرنے کی کوشش پر جزائے خیر عطا فرمائے، اور ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اپنے فضل و کرم سے اور زیادہ توفیق سے نوازے، اور آپ کو علم و تعلیم کی حرص اور محبت اور زیادہ کرے .

آپ یہ علم میں رکھیں کہ فجر کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

فجر کاذب :

اس سے نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس فجر کاذب طلوع ہونے سے روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا پینا اور جماع وغیرہ ممنوع ہوتا ہے .

دوسری قسم :

فجر صادق :

یہ وہ فجر ہے جس کے طلوع ہونے سے نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے، اور روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا پینا اور جماع منع ہوجاتا ہے، اور درج ذیل آیت میں بھی اس سے مراد یہی ہے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے} البقرۃ (187).

اور فجر کی ان دونوں قسموں کے مابین فرق کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک احادیث میں بیان فرمایا ہے، بعض احادیث میں تو اوصاف کے اعتبار سے فرق کیا گیا ہے، اور بعض دوسری احادیث میں احکام کے اعتبار سے فرق کیا گیا ہے، اور بعض احادیث میں اوصاف اور احکام دونوں کو جمع کر کے فرق کیا گیا ہے.

ان احادیث کی تفصیل آپ سوال نمبر (26763) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اور ان دونوں فجروں میں فرق کی وضاحت صحابہ کرام اور تابعین عظام رحمہ اللہ کی کلام میں بھی موجود ہے، اور ان کے بعد آنے والے اہل علم آئمہ کرام کی کلام میں بھی وضاحت موجود ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور عبدالرزاق کہتے ہیں: ہمیں ابن جریج نے عطاء رحمہ اللہ سے خبر دی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"فجر کی دو قسمیں ہیں: وہ فجر جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، نہ تو یہ آدمی کے لیے کچھ حرام کرتی ہے، اور نہ ہی حلال، لیکن جو فجر پہاڑوں کی چوٹیوں پر ظاہر ہوتی ہے وہ کھانا پینا حرام کرتی ہے.

عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں: لیکن اگر وہ آسمان میں بلندی کی جانب چڑھے یعنی آسمان میں لمبائی کی شکل میں پھیلے تو اس سے نہ تو روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہوتا ہے، اور نہ ہی نماز کا وقت شروع، اور نہ ہی اس سے حج فوت ہوگا، لیکن جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیل جائے تو روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو جائیگا، اور حج فوت ہو جائیگا.

ابن عباس اور عطاء کی اس روایت کی سند صحیح ہے، اور کئی ایک سلف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے".

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (516/1).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور بالجملہ یہ ہے کہ: صبح کا وقت بالاجماع دوسری فجر طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے، اور اوقات والی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ فجر افقی کناروں کی جانب پھیلتی ہے، اور اسے فجر صادق کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ اس نے آپ کو صبح کی خبر دی اور متنبہ کیا ہے، اور صبح وہ ہے جو سفیدی اور سرخی دونوں کو جمع کرے، اور اسی لیے جس شخص کی جلد سرخی اور سفیدی ہو اسے "اصبح" کہتے ہیں.

اور رہی پہلی فجر: تو یہ سفیدی ہے جو چوڑائی کی بجائے آسمان کی طرف لمبائی اور اوپر کی جانب جائے، تو اس سے کوئی بھی حکم متعلق نہیں اور اسے فجر کاذب کہتے ہیں، پھر دن کی روشنی ہونے تک اختیار کا وقت رہتا ہے.

دیکھیں: المغنی (232/1).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"علماء نے ذکر کیا ہے کہ اس یعنی فجر کاذب کے درمیان اور دوسری فجر کے درمیان تین قسم کے فرق ہیں:

پہلا فرق :

پہلی فجر لمبی ہوتی ہے نہ کہ چوڑی، یعنی مشرق کی جانب سے مغرب کی جانب لمبائی میں ہوتی ہے.

اور دوسری فجر شمال سے جنوب کی جانب چوڑائی میں ہوتی ہے.

دوسرا فرق :

پہلی فجر اندھیری ہوتی ہے، یعنی یہ روشنی کچھ دیر کے لیے ہوتی ہے، اور اس روشنی کے بعد پھر اندھیرا چھا جاتا ہے، اور دوسری فجر اندھیری نہیں ہوتی، بلکہ اس کے بعد روشنی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے.

تیسرا فرق :

دوسری فجر افق کے ساتھ متصل ہوتی ہے، اور اس روشنی اور افق کے مابین کوئی اندھیرا نہیں ہوتا، اور پہلی فجر افق سے علیحدہ اور منقطع ہوتی ہے، اور افق اور اس روشنی کے مابین اندھیرا ہوتا ہے.

اور کیا پہلی فجر کی بنا پر کچھ مرتب ہوتا ہے ؟

نہیں اس فجر کی بنا پر شرعی امور میں سے کچھ بھی مرتب نہیں ہوتا، نہ تو روزہ دار کی سحری کا وقت ختم ہوتا ہے، اور نہ ہی نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے، تو اس طرح سب احکام دوسری فجر سے مرتب ہوتے ہیں" انتہی.

دیکھیں : الشرح الممتع (2/107–108).

دوم :

اور کیلنڈوروں اور جنتریوں میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ نماز فجر کی معرفت کے متعلق کوئی ثقہ اور پختہ مصدر نہیں، ان کلینڈروں اور جنتری اور اوقات نظام والے کلینڈوروں کا غلط ہونا ثابت ہو چکا ہے.

اس لیے آپ پر واجب یہ ہوتا ہے کہ آپ نماز فجر کا وقت معلوم کرنے کے لیے ان کیلنڈروں اور جنتریوں وغیرہ پر اعتماد نہ کریں، اور آپ چاہیے کہ فجر صادق اور فجر کاذب کے فرق جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کو مد نظر رکھتے ہوئے نماز فجر کا وقت معلوم کرنے کی کوشش کریں.

اور اگر روزانہ آپ آسمان کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ ممکن ہے کہ آپ کیلنڈر میں اذان کے وقت کے بعد احتیاطی وقت رکھ لیں، اور ہمارے ملک میں یہ وقت دوسرے ملک سے موسم کے اعتبار سے مختلف ہے، اس لیے آپ کے لیے مثلا آدھ گھنٹہ پر اعتماد کرنا ممکن ہے تا کہ آپ نماز فجر ادا کر سکیں، لیکن احتیاط یہی ہے کہ کھانا پینا اس سے قبل بند کر دیں.

اور پورا سال مختلف اوقات میں فجر صادق کو دیکھ کر ایک کلینڈر بنا لیں تا کہ آپ کے بعد والے بھی اس سے مستفید ہوں، امید ہے کہ مسلمانوں کی عبادت صحیح کرنے کی وجہ سے آپ کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائیگا.

اس ليے اگر تو آپ خود نماز فجر كے اوقات كى نگرانى اور ديكھ بھال كرنا ممكن ہو تو اس طرح آپ نماز اور روزے كے اوقات معلوم كر سكتے ہيں اور اگر ايسا ممكن نہ ہو تو آپ اس وقت نماز فجر ادا كريں جب آپ كا ظن غالب يہ ہو كہ اب وقت شروع ہو چكا ہے .

اور رہا روزے كا مسئلہ تو آپ كے ليے اس وقت تك كھانا پينا جائز ہے جب تك آپ كو طلوع فجر كا يقين نہ ہو جائے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے :

.{**اور تم كھاتے پيتے رہو يہاں تك كہ صبح كا سفيد دھاگہ سياہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے**}.البقرۃ (187).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" تو جب اسے فجر طلوع ہونے كا يقين ہونے تك كھا پى سكتا ہے، اور اگر شك ہو تو بھى يقين ہونے تك " انتہى .

ديكھيں : فتاوى الصيام (299).

واللہ اعلم .